سوال

زنا بالرضا کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگرایک غیر شادی شدہ مرداورایک شادی شدہ عورت آپس میں زنا بالرضا کرلیں اوراس کے بعدانہیں اپنے کیئے گئے گناہ پر پشیمانی اورندامت بھی ہوتوان کی سزایا کفارہ کیا ہوگا جب کہ وہ ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہوں جہاں مکمل اسلامی شریعت نافذ نہ ہو؟ ۲۔ ان کے اس آپس میں کیئے گئے زنا کی خبر اس عورت کے شوہر کو ہوجائے توشوہر کو کیا کرنا چاہیے ؟اس عورت کو طلاق دے دینی چاہیے یا رکھ لینا چاہیے جب کہ ان کے ۳چھوٹےچھوٹے بچے بھی ہوں اوراس سے پہلے اس عورت نے ایسی کوئی غلطی بھی کبھی نہ کی ہواور جو غلطی ہوگئی اس سے پلی اور سچی توبہ بھی کررہی ہو۔ اس غلطی کے علاوہ اس عورت میں اچھائیاں بہت زیادہ ہوں؟ یہ یادرہے کہ یہ لوگ ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں مکمل اسلامی شریعت نافذ نہیں ہے ۔ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ ان مسائل کی وضاحت فرمائیں؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

١۔ زنا ایک کبیرہ گناہ اور قبیح فعل ہے، جس سے شریعت نے ہر حال میں منع فرمایا ہے، خواہ وہ رضا مندی سے ہویا زبردستی ہو۔ زانی مرد یا عورت اگر شادی شدہ ہوں توان کی سزا انہیں رجم کرنا اور پتھر مار مار کر ہلاک کردینا ہے، اور اگر غیر شادی شدہ ہوں توان کی سزا سو کوڑے ہیں۔ غیر شادی شدہ زانی کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا : (اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ) (٢٤ : ٢) ''زانی عورت اور زانی مرد، ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو۔ اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر فی الواقع ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں ان دونوں کے ساتھ ہمدردی کھانے کا جذبہ تم پر حاوی نہ ہوجائے۔ اوران دونوں کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود ہونا چاہیے۔'' اور غیر شادی شدہ کی سزا بیان کرتے ہوئے سیدنا عمر بن خطاب نے فرمایا : «إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وعلى آلِهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى لَكَتَبْتُهَا "الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ" فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا» [موطا مالک، حدیث 1506، کتاب الحدود، اول باب، ما جاء فی الرجم،] خبردار کہیں تم لوگ رجم والی آیت کے بارے میں ہلاک نہ ہو جانا کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ ہم اللہ کی کتاب میں (زنا کے بارے میں) دو حدیں نہیں پاتے (یعنی کوڑے مانے کی حد اور رجم کی حد دونوں ہی ہمیں نہیں ملتی ہیں) یقینی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے رجم کیا پس جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ عُمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کردیا ہے تو میں ضرور وہ آیت لکھ دیتا (جو کہ یہ تھی) """اور کوئی شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو ضرور انہیں سنگسار کرو""" یقیناً ہم نے یہ آیت پڑھی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ سزا اسلامی حکومت ہی نافذ کرسکتی ہے، انفرادی طور پر کسی کو سزا دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اسلامی حکومت کی عدم موجودگی میں ان دونوں کو اللہ سے سچی توبہ کرنی چاہیئے اور دوبارہ اس فعل شنیع کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے۔ اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے، سچی توبہ کرلینے کے بعد ان پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ ٢۔ اب یہ شوہر پر منحصر ہے کہ وہ ایسی بیوی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا نہیں؟ لیکن شوہر کے مناسب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو توبہ کا موقع دے اور دیکھے کہ اگر واقعی اس نے سچی توبہ کی ہے تو اسے اپنے ساتھ رکھے اور اگر دوبارہ ایسا کرتی ہے تو قتل وغیرہ جیسا کوئی انتہائی قدم اٹھانے کی بجائے اسے فارغ کردے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی